بزمِ ثقافت

گزشتہ مہینے پاکستان فلاسوفیکل کانگرس کا شاندار اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں شرکت کے لیے مغربی اور مشرقی پاکستان کے سربرآوردہ اصحاب نے زحمت سفر گوارا کی، اور گراں قدر علمی اور تحقیقی مقالے پیش کیے۔

فلاسوفیکل کانگرس ہمارے میاں محمد شریف صاحب کی ان تھک مساعی کا نتیجہ ہے ـــــ

جس کی پیری میں ہے مانند سحر رنگ شباب!

اس موقع پر میاں صاحب کے عظیم اور لازوال علمی کارناموں کے اعتراف و تحسین کے سلسلے میں ایک خاص تقریب کے موقع پر میاں صاحب سے متعلق ایک کتاب بھی ان کی خدمت میں پیش کی گئی، جو یقیناً ایک برمحل اور مستحسن اقدام تھا۔

حقیقت یہ ہے کہ اس پیرانہ سالی میں میاں صاحب گوناگوں قسم کے جتنے کام کر لیتے ہیں وہ انہی کا حصہ ہے۔ انتظامی معاملات ہوں، یا تعمیر و انصرام کے مرحلے، یا تصنیف و تالیف اور تحقیق و تنقید کے امور، وہ ہر جگہ رہنما نظر آتے ہیں۔ نہ تھکتے ہیں نہ کسی کو اجازت ہے کہ تھکے۔ ہماری شبستانِ علم میں ان کے دم سے بڑی رونق ہے اور خدا کرے یہ رونق تادیر قائم رہے،

تم سلامت رہو ہزار برس! ہر برس کے ہوں دن پچاس ہزار!

ـــــ • ـــــ

ہمارے دیرینہ رفیق کار بشیر احمد صاحب ڈار اقبال اکیڈمی کے ڈائرکٹر ہو کر کراچی تشریف لے گئے۔ ڈار صاحب اردو اور انگریزی کے بہترین انشاپرداز ہیں۔ ان کی زندگی عبارت ہے محنت اور مسلسل محنت سے۔ ادارے کی گراں بار اور دوگونہ ـــــ انتظامی اور تصنیفی ـــــ ذمہ داریوں

کو بہ حسن و خوبی انجام دینے کے ساتھ بزم اقبال لاہور کے مجلۂ اقبال (اردو۔ انگریزی) کے وہ شریک مدیر بھی تھے۔ فلاسوفیکل کانگرس کے ان تھک اور انتہائی مستعد اور کارگزار رکن تھے۔ یہاں بھی انتظامی اور تصنیفی ذمہ داریوں کا دوگونہ کام انھوں نے اپنے دوش زبردست پر لے رکھا تھا۔ علاوہ ازیں دوسرے تصنیفی مشاغل بھی تھے۔ ان متنوع اور نہایت اہم ذمہ داریوں کو جس خوبی اور خوش اسلوبی سے وہ انجام دیتے تھے انہی کا حصہ تھا۔ اس کی داد دینا تو آسان ہے لیکن تقلید کرنا بہت مشکل۔

ممتاز حسن صاحب کی نگاہِ انتخاب نے بڑی قیمتی چیز ہم سے چھین لی۔ لیکن ہمیں اپنی اس محرومی کا گلہ نہیں۔ اس لیے کہ ڈار صاحب کے اور ادارے کے تعلقات اٹوٹ ہیں۔ وہ تو بہرحال ہمیشہ قائم رہیں گے۔ لیکن اس رتبۂ بلند پر فائز ہونے کے بعد انھیں اپنی سرگرمیوں کے لیے ایک وسیع میدان مل گیا ہے۔ اور ہمیں یقین ہے کہ ان کی غیر معمولی صلاحیتوں سے فائدہ اٹھا کر اقبال اکیڈمی بہت جلد ایک ایسا ادارہ بن جائے گی جو اقبال کے شایان شان بھی ہو، ملک کے بھی، اور حکومت کے بھی۔

ڈار صاحب ایک اچھے ادیب، ایک بلند پایہ محقق، ایک بہترین مصنف، فلسفہ دان، اقبال شناس، ولی اللہی مکتب فکر کے جوہری اور بہترین تنظیمی صلاحیتوں کے مالک ہیں۔ اور کوئی شبہ نہیں ان کے ذہن و عمل کے یہ کمالات ثمر آور، اور نتیجہ خیز ثابت ہو کر رہیں گے۔

ہماری دعا ہے کہ ڈار صاحب اپنی نئی اور گراں بار ذمہ داریوں کو اس شان سے انجام دیں کہ سب مان جائیں کام اس طرح ہوتا ہے، کام اس طرح کیا جاتا ہے، اور کہہ اٹھیں،

جس کو دعویٰ ہو سخن کا یہ سنا دے اس کو ۔۔۔ دیکھ اس طرح سے کہتے ہیں سخنور سہرا

ثقافت کے لیے جو حضرات ازراہ کرم اپنے مقالات ارسال فرماتے ہیں وہ بصد ہوتے ہیں کہ ان کا مضمون جلد از جلد شائع ہو جائے۔

ہم اس کی پوری کوشش کرتے ہیں کہ کسی مضمون کی طبع و اشاعت میں ناواجب تاخیر نہ ہو

لیکن مقالہ نگار اصحاب کی خدمت میں یہ عرض کر دینا ضروری سمجھتے ہیں کہ عام طور پر ثقافت کا ہر نمبر تین مہینے پہلے مرتب کر لیا جاتا ہے، لہذا ہم تو اسے صحیح وقت پر شائع کرتے ہیں اور بعض احباب کو غلط فہمی یہ ہو جاتی ہے کہ خواہ مخواہ ان کا مقالہ نذر تعویق ہو گیا۔ امید ہے ہمارا یہ بیانِ صفائی انھیں مطمئن کر دے گا۔